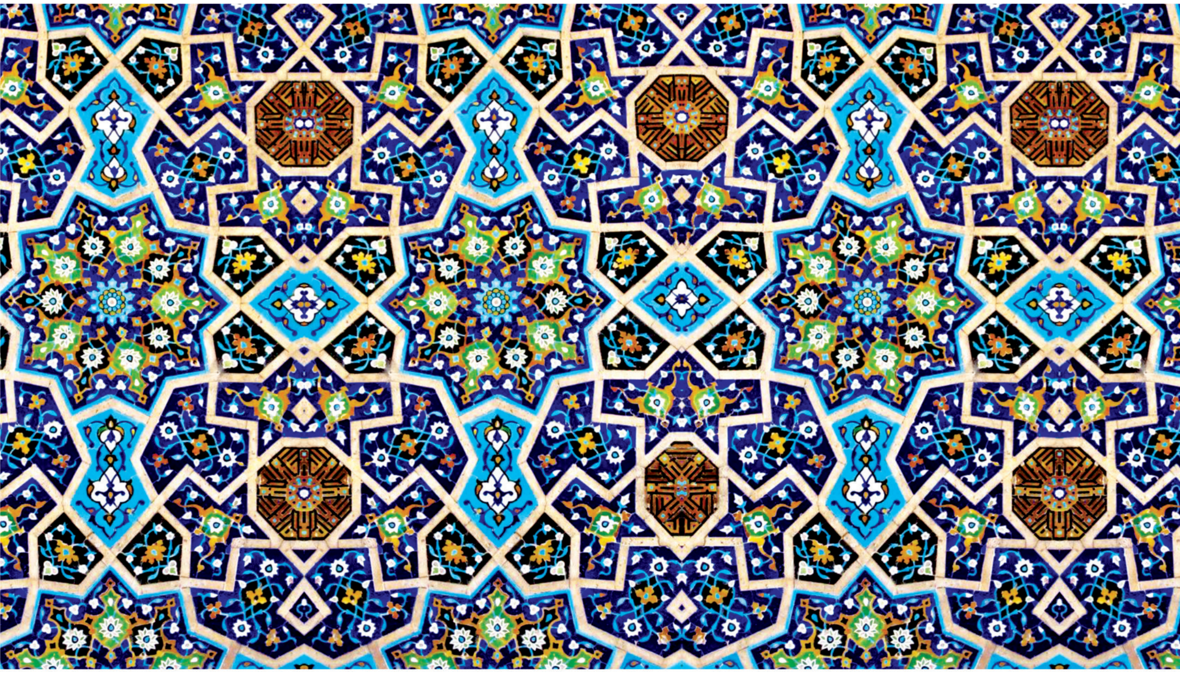
۱–۲

سہ ماہی

حرفِ نیم گفتہ

لاہور

اکتوبر ۲۰۲۱ء — جنوری ۲۰۲۲ء



مدیر:

کاشف علی خان شیروانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

شمارہ نمبر ۱-۲ — اکتوبر ۲۰۲۱ء، جنوری ۲۰۲۲ء

حرف نیم گفتہ لاہور

مدیر: کاشف علی خان شیروانی

نائب مدیر: طارق محمود ہاشمی

کاشف علی خان شیروانی، مدیر "حرف نیم گفتہ"، نے الائیڈ پرنٹرز، ۲۶ مال روڈ، لاہور، سے چھپوا کر ۸۰-سی، مسلم نگر، رائیونڈ روڈ، لاہور، سے شائع کیا۔

قیمت شمارہ ھٰذا: ۴۰۰ روپے (مع اضافی زرِ ترسیل)
قیمت سالانہ (۴ شمارے): ۱۵۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

ہاؤس نمبر ۸۰، بلاک -سی، مسلم نگر ہاؤسنگ سوسائٹی
رائیونڈ روڈ، لاہور، پاکستان، پوسٹ کوڈ: ۵۳۷۰۰

برائے رابطہ:

0333-4430507

حرف و حکایت

"حرف نیم گفتہ": اغراض و مقاصد

مدیر

مسلمانوں کو اپنی ابتدائی تاریخ ہی سے بہت سے بحرانوں کا سامنا رہا ہے۔ تیر و تفنگ کا معرکہ ہو یا علم و ہنر کا میدان، مسلمان بہرصورت مزاحمت میں شریک رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے فتح سے ہم کنار ہوئے، اور اگر عارضی پسپائی ہوئی بھی تو اُس سے مسلمانوں میں دادِ شجاعت کا سبق مزید پختہ ہوا۔ تاہم پچھلے تین سو سال کی تاریخ گواہ ہے کہ اس مرتبہ آزمائشِ عشق جاں سوز بھی ہے اور صبر طلب بھی۔ مایوسی یا ناامیدی، لیکن، مسلمانوں کا شیوہ نہیں اور ان کا عظیم ماضی آج بھی ان کے لئے مشعل راہ ہے۔ علامہ اقبالؒ فرما گئے ہیں:

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے
ہے بھروسا اپنی ملت کے مقدر پر مجھے

یاس کے عنصر سے ہے آزاد میرا روزگار
فتحِ کامل کی خبر دیتا ہے جوشِ کارزار

ہاں یہ سچ ہے چشم بر عہدِ کہن رہتا ہوں میں
اہل محفل سے پرانی داستاں کہتا ہوں میں

یادِ عہدِ رفتہ میری خاک کو اکسیر ہے
میرا ماضی میرے استقبال کی تفسیر ہے

سامنے رکھتا ہوں اس دورِ نشاط افزا کو میں
دیکھتا ہوں دوش کے آئینے میں فردا کو میں

موجودہ آزمائش اپنی سرشت میں خاص ہے۔ مسلمانوں کو سیاسی شکستیں ہوتی رہی ہیں مگر استعمار کے ہاتھوں سیاسی شکست اپنے ساتھ بدترین فکری غلامی بھی لائی ہے۔ سیاسی مغلوبیت کا علاج تو بہتر جنگی آلات، حکمت عملی، اور شجاعت سے کیا جا سکتا ہے مگر فکری غلامی کے اثرات زیادہ گہرے ہوتے ہیں۔ اس فکری بحران کا نتیجہ ہے کہ مسلمان اپنی اخلاقی اقدار، معاشرتی زندگی، اور علوم و فنون سے بے بہرہ ہونے کے خطرے سے بھی دوچار ہیں۔ اس پر مستزاد اس فکری غلامی نے مسلم کے قلب، یعنی اس کے دین اور تہذیبی روایت پر بھی کاری ضرب لگانے کی کوشش کی ہے۔ تہذیبی روایت استعماری عزائم کے خلاف طاقتور مزاحمت کا منبع ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ استعمار کو کھُلی پیش قدمی کا موقع فراہم کرنے کے لیے استعماری دانشور سب سے پہلے روایت ہی کو نشانہ بناتا ہے، اور دین میں تجدد کا خواب دیکھتا ہے۔ تجدّد کے عَلم برداروں کے ہاں، دینی متون کے سوئے استعمال سے خود دین ہی کی بیخ کنی کی جا رہی ہے۔ دینی روایت اور اس کی علامتوں اور اداروں کی بے توقیری خود مسلمانوں کے ہاں فروغ پا رہی ہے۔ آج دینی علمی روایت سے وابستہ لوگوں کو باوجود اکثریت میں ہونے کے، معاشرے کے مرکز اور اقتدار سے بے دخل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ شکر کا مقام ہے کہ اس کٹھن دور میں بھی ایسے نڈر اور پاک باطن مسلمان موجود ہیں جو مزاحمت کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ تاہم نصرتِ دین کے فریضے اور بحران کی سنگینی کا تقاضا ہے کہ موجودہ دور میں درپیش چیلنج پر علمی تحقیق کو مختلف جہتوں سے جاری رکھا جائے۔ اطمینان بخش بات یہ ہے کہ جدیدیت کے رعب میں دین پر سمجھوتہ کر لینے کی افسوس ناک روش جو گزشتہ صدیوں میں تقویت پاتی دِکھائی دیتی تھی، اب ناکام ہو چکی ہے۔ مگر اس ناکام تحریک کی باقیات آج بھی اپنے متجددانہ نظریات کو پھیلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں، جس کے نتیجے میں انتہا پسندی کی نہایت بدنما صورتیں سامنے آ رہی ہیں، جن سے اُٹھنے والا تعفن دینی روایت کی عطر بیزی کو مغلوب کرنے کے درپے ہے۔ اس دوران مغربی نواستعمار بھی ہر دم حملے کے لیے تازہ اسلحہ تیار کر رہا ہے، اور مسلمان ممالک میں استعمار کے باقی آثار کو برانگیختہ کر کے نئے فتنوں کا سامان کر رہا ہے۔ ایسے میں ضروری ہے کہ استعمار کے اثرات کے خلاف مدافعت کے ساتھ ساتھ، جدید علمی و ثقافتی یلغار کے خلاف علمی مزاحمت بھی جاری رکھی جائے، اور دینی روایت پر سوچے سمجھے بنا تنقید کرنے کی بجائے اس کے جلال و جمال کی تجلی سے اپنے ذہن و دل کو منور رکھا جائے۔ بے شک دینی روایت مسلمانوں کی بقا کا سب سے مضبوط قلعہ ہے۔

سہ ماہی "حرف نیم گفتہ" اس صورتِ حال میں اسلام اور اُس کی تعلیمات، اور علمی دُنیا میں اُٹھنے والے نئے مباحث کو سامنے لانے کی ایک عاجزانہ کوشش ہے۔ اسی رعایت سے مجلّے میں بطور خاص

دینی روایت اور استعماری مطالعہ سے متعلق تحریریں پیش کی جائیں گی، ان شاءاللہ۔ استعماری مطالعہ اور دینی روایت، یہ دو لفظ اپنے اندر ایک جہانِ معنی کو سموئے ہوئے ہیں۔ یہ مجلہ دینی علم، تاریخ، سیاست، حالات حاضرہ، ملی مسائل، حتیٰ کہ معاشرت و معیشت جیسے وسیع موضوعات سے متعلق مقالات چھاپنے اور ان موضوعات پر ایک مکالمے کی فضا قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ تاہم اس ناچیز کا موقف ہے کہ مسلم دنیا، خاص طور پر پاکستان میں استعمار اور نو استعمار کے سیاسی و فکری غلبے کی نوعیت، اور اس کے نتیجے میں مستعمَرین کے معاشی و سیاسی استحصال کی پہنائی کا درست اندازہ لگایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر استعمار کے نتیجے میں مذاہب، علم و ادب، اور تہذیب کی تباہی کا مطالعہ بھی خود استعمار کی حرکیات کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے۔ برصغیر کے اکثر مسلمانوں کا خیال ہے کہ استعمار ایک دور تھا جو لد گیا، اور یہ بھی مغل اور دیگر ہندوستانی سلطنتوں کی طرح ایک سلطنت تھی۔ یہ مجلہ کوشش کرے گا کہ استعمار کو زیادہ گہری نظر سے دیکھنے کا موقع فراہم کیا جائے، اور یاد دلایا جائے کہ باوجود کوشش کے "ہوس چُھپ چُھپ کی سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں"۔ یہ مجلہ استعماری مطالعہ جات کے لیے برِّ صغیر اور مشرق وسطیٰ وغیرہ کے درُون سے اُٹھنے والی علمی، ثقافتی، اور عسکری مزاحمت کی تاریخ، اور انگریزی، فرانسیسی، اور جرمن زبانوں میں موجود پس استعماری مواد کو بھی سامنے لانے کی کوشش کرے گا۔ استعمار کے زیر اثر مسلمانوں میں تجدد پسندوں کا ایک فرقہ بھی پیدا ہو گیا ہے جس کا اسم اعظم اسلام کو استعمار کے قدموں میں لا ڈالنا ہے۔ متجددین کی ان گمراہ کن "دینی" تشریحات پر تنقید کے ساتھ ساتھ ٹھیٹھ روایتی دینی موقف کو اُس کی شان کے ساتھ پیش کرنا بھی اس مجلّے کے اہم کاموں میں ہو گا، ان شاء اللہ۔ پھر جیسا کہ ذکر ہوا استعماری دور نے اسلام کے روایتی متون کی عظمت کو گہنا دیا ہے۔ ہمارا عزم یہ ہے کہ عربی، فارسی، اور اردو کے بھولے بسرے روایتی متون اور اُن کے بصائر کا تجزیہ سامنے لایا جائے۔ مقصد یہ ہے کہ ان متون کے ذریعے ہماری عظیم روایت کی ایک جھلک جدید قاری کے سامنے آ جائے۔ مجلّے میں شائع ہونے والی تحریروں میں ہماری حتی الوسع کوشش ہو گی کہ علمی معیارات کو بہر صورت قائم رکھا جائے۔ اپنی علمی کم مائیگی کے بھرپور احساس کے باوجود ہم نے اس مجلّے کا علمی دائرہ وسیع رکھا ہے۔ یہ سب کام ہم خود نہیں کر سکتے۔ اہل علم سے درخواست ہے کہ اس کام میں تعاون فرمائیں۔ اللہ اس کام میں ہمارا حامی و ناصر ہو!

سہ ماہی "حرفِ نیم گفتہ" کے پہلے شمارے کی تالیف و طباعت کے ضمن میں خاص طور سے چند مُحِبّان کا ممنون ہوں، جن کا تعاون شاملِ حال رہا ہے۔ کہنے کو اس مجلّے کا مدیر خاکسار ہے، مگر حقیقت میں یہ محض قانونی بیان ہے۔ دراصل، اس مجلّے کا خواب طارق محمود ہاشمی صاحب اور میں نے مل کر دیکھا تھا۔ اس مجلّے کو مُنصّۂ شہود پر لانے کا سہرا مجھ سے زیادہ اُن کے سر ہے۔ اس سفر میں ہر قدم

پر میرا ساتھ دیتے رہے ہیں۔ان کے وقیع علمی مضامین بھی اس شمارے کی زینت ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مجلّے کو اس دیدہ زیب صورت میں تیار کرنا بھی اُنہی کی اَن تھک محنت کا ثمرہ ہے۔اس سلسلے میں، انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے شعبۂ اردو کے صدر، ڈاکٹر عزیز ابن الحسن صاحب کے بھی بے حد ممنون ہیں کہ انھوں نے استعمار اور اس سے جُڑے مسائل اور دینی روایت کے حوالے سے علمی کام کرنے کا مطالبہ و اصرار جاری رکھا، اور مجلّے کے حوالے سے جب ضرورت ہوئی بخوشی تعاون فرمایا۔ آخر میں استاد محترم نادر عقیل انصاری صاحب کے لئے ہمارے دل میں احسان مندی کے جو جذبات ہیں، ان کا تذکرہ بھی ضروری ہے۔ آپ نے نہ صرف ہاشمی صاحب اور میری علمی تربیت میں بنیادی کردار ادا کیا ہے بلکہ آپ کے مشوروں اور رہنمائی کے بغیر ہم یہ مجلہ کبھی منظرعام پر نہیں لا سکتے تھے۔ اِن سب حضرات کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا گو ہوں۔

الحمد للہ، مجلّے کا پہلا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ کے تعاون کے لیے خواست گار ہیں، جس میں سب سے زیادہ وقیع تعاون یہ ہو گا کہ آپ اس کو تنقیدی نظر سے دیکھیں اور اپنی قیمتی تنقیدی آراء سے مطلع فرمائیں۔

***

Quarterly Harf-e-Neem Gufta Lahore
Email: harfeneemgufta@gmail.com

Mailing Address: 80-C Muslim Nagar Housing Society, Raiwind Road, Lahore.
Postal Code: 53700